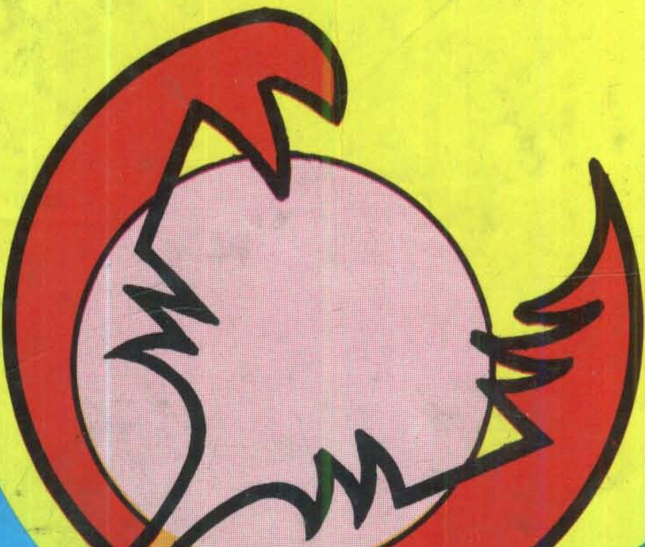
الادب المفرد

کتاب زندگی



حضرت امام بخاری رح

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

کتابِ زندگی

اردو ترجمہ

الادب المفرد

اُن احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آثارِ صحابہؓ کا بیش بہا مجموعہ جو تمام تر شخصی اخلاق، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق، معاشرے اور قومی فرائض سے متعلق ہیں
یہ کتاب ایک مسلمان مرد یا عورت کی اخلاقی زندگی کے لئے وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جو خود ہادیٔ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال پر مشتمل ہے، جسے دنیائے اسلام کے سب سے بڑے محدث حضرت امام بخاری رحؒ نے جمع کرکے امتِ اسلامیہ کیلئے محفوظ کیا

مترجم
علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی

از
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نفیس اکیڈمی
اسٹریچن روڈ۔ کراچی ملا (پاکستان)

آفسٹ ایڈیشن

طبع دہم ——— اپریل ۱۹۸۳ء
ضخامت ——— ۳۶۸ صفحات
فون نمبر ——— ۲۱۳۳۰۲

قیمت

مجلد مع پلاسٹک کور ——— روپے

طابع

نفیس اکیڈمی آفسٹ پرنٹرز

کراچی، فون ۲۱۳۶۲۲

گھر میں اندر چلے گئے اور ہم لوگ وہیں بیٹھ کر اُن کا انتظار کرنے لگے کہ وہ باہر آئیں ہم میں سے کسی نے کسی سے کہا کہ اُن سے سوال کون کرے گا۔ طارق کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں سوال کروں گا۔ چنانچہ میں نے سوال کیا اور انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب لوگوں کو مخصوص کرکے سلام کرنے کا رواج ہو جائے گا۔ تجارت کی گرم بازاری ہوگی حتیٰ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی تجارت میں امداد کریں گی۔ قطع رحم عام ہوگا۔ قلم کا زور ہوگا۔ جھوٹی شہادتیں پیدا ہو جائیں گی اور سچی شہادتوں کو چھپایا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ اسلام کیسا بہتر ہوتا ہے۔ فرمایا، کھانا کھلایا کرو، اور جسے پہچانو اسے بھی اور جسے نہ پہچانو اسے بھی سلام کیا کرو۔

(۱۲) آیتِ پردہ کیسے نازل ہوئی

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مدینہ میں تشریف لائے ہیں تو میری عمر دس سال تھی۔ میری والدہ مجھے آپؐ کی خدمت کی تاکید کرتی تھیں۔ میں نے آپؐ کی دس سال تک خدمت کی۔ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ پردہ کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ سب سے پہلے حکم اس وقت نازل ہوا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا۔ آپؐ نے نکاح کے بعد پہلی رات بسر کی۔ صبح کو آپؐ نے لوگوں کو دعوت پر بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد لوگ نکل گئے۔ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس رہ گئے اور بہت دیر تک بیٹھے رہے تو آپؐ گھر سے باہر آئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ باہر آیا تاکہ لوگ اب باہر چلے جائیں۔ آپؐ ٹہلتے رہے اور میں بھی ساتھ ٹہلتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عائشہ رض کے حجرہ کی چوکھٹ تک آگئے پھر آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ نکل گئے ہوں گے۔ آپؐ لوٹے میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت زینب کے پاس پہنچے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہی تھے۔ پھر لوٹ آئے۔ میں بھی ساتھ رہا۔

پھر حضرت عائشہ رضی کے حجرے تک آئے اور خیال کیا کہ اب وہ لوگ باہر آگئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ پھر گئے اور میں بھی اُن کے ساتھ گیا۔ اب وہ لوگ باہر جا چکے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے درمیان میں پردہ گرا دیا۔ اور اس کے بعد پردے کا حکم نازل ہوا۔

(۱۳) پردے کے تین اوقات ثعلبہ بن مالک القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن سویدانی بنی حارثہ بن حارث کے پاس سوار ہو کر گیا۔ ان سے پردہ کے تینوں اوقات کے متعلق سوال کیا۔ وہ اسی پر عامل تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ ارادہ ہے کہ اسی پر عمل کروں تو کہا کہ ایک وہ وقت جب کہ دوپہر کو میں کپڑے اتاردوں۔ اس وقت میرے گھر کا بھی کوئی بالغ آدمی میرے پاس نہیں آتا، مگر میری اجازت سے میں بلالوں تو یہی اجازت ہے۔ اور دوسرا وقت جب صبح ہو اور آدمی پہچان لئے جا سکیں تو اس وقت تک جب تک کہ میں نماز نہ پڑھ لوں اور تیسرا وقت جب نماز عشاء پڑھ چکوں اور کپڑے اتار دوں یہاں تک کہ سو جاؤں۔

(۱۴) اپنی بیوی کے ساتھ کھانا کھانا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حیس (کھجور اور ستو کا ایک مرکب) کھا رہی تھی۔ حضرت عمر آئے آپ نے انہیں بلالیا۔ وہ بھی کھانے میں شریک ہوئے۔ اتفاقاً ان کا ہاتھ میری انگلی سے لگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں تم لوگوں میں کام کرتا تو کوئی آنکھ تمہیں نہ دیکھتی اس کے بعد پردے کا حکم نازل ہوا۔

اُمِّ صبیہ خولہ بنتِ قیس بیان کرتی ہیں کہ ایک ہی برتن میں میرے اور رسول اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چلے ہیں۔

(۱۵) غیر مسکون گھر میں داخل ہونا حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جب کوئی غیر مسکون گھر (جہاں کوئی نہ رہتا